جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کی علامات

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطابِ قَالَ:[1] بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ [حَسَنُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الشَّعْرِ][2] شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ شَعْرِ الرَّأْسِ، لَا يُرٰي عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، [فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلٰي بَعْضٍ][3] وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، [وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ][4] [فَسَلَّمَ عَلَي النَّبِيِّ ثُمَّ قَالَ: أَأَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَنَا][5] فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰي رُكْبَتَيْهِ[6] وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰي فَخِذَيْهِ [كَمَا يَجْلِسُ أَحَدُنَا فِي الصَّلٰوةِ][7] ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،[8] وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ،[9] وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا.[10] قَالَ: صَدَقْتَ،[11] قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ، قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ،[12] قَالَ: صَدَقْتَ،[13] قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ[14] اللّٰهَ كَأَنَّكَ

تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ،[15] قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا،[16] قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا،[17] وَأَنْ تَرَي الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ[18] [رُءُوْسَ النَّاسِ][19] يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، [قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنْ أَصْحَابُ الشَّاءِ وَالْحُفَاةُ الْجِيَاعُ الْعَالَةُ؟ قَالَ: الْعَرَبُ][20] قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ، أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ.[21]

سیدنا عمر بن خطاب سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اِس دوران میں ایک شخص نمودار ہوا۔ حسین چہرہ، حسین بال، بالکل سفید کپڑے، بالوں کا رنگ بہت سیاہ، اُس پر سفر کے کوئی آثار نہیں تھے۔ چنانچہ لوگوں نے تعجب سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، لیکن ہم میں سے کوئی اُسے پہچان نہیں رہا تھا۔ صاف واضح تھا کہ وہ اِس دیار کے لوگوں میں سے نہیں ہے۔ بہر حال وہ آیا اور اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، پھر کہا: میں آپ کے قریب آ سکتا ہوں، یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ضرور۔ چنانچہ وہ قریب ہوا، پھر اپنے زانو آپ کے زانوؤں سے ملائے اور دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بالکل اُس طرح بیٹھ گیا، جس طرح ہم نماز میں بیٹھتے ہیں[1]۔ پھر عرض کیا: اے محمد، یہ بتایئے کہ اسلام[2] کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے جواب میں فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اِس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اِس کی گواہی دو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں[3]، نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور سفر کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو[4]۔ اُس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ عمر کہتے ہیں کہ اِس پر ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ اِس کے بعد اُس نے ایمان کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو مانو اور اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں کو مانو، اور آخرت کے دن کو مانو[5]، اور

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

تقدیر کے خیر وشر کو بھی[6]۔ اُس نے پھر تصدیق کی اور پوچھا: فرمایئے، احسان کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی بندگی اس طریقے سے کرو، گویا اُسے دیکھ رہے ہو، اِس لیے کہ اگر تم اُس کو نہیں دیکھ رہے تو کیا ہوا، وہ تو تمھیں دیکھ رہا ہے[7]۔ اُس نے کہا: اچھا، اب قیامت کے بارے میں بتایئے؟ آپ نے فرمایا: جس سے پوچھا گیا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اُس نے عرض کیا: پھر اُس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجیے؟ آپ نے فرمایا: اُس کی ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جن دے گی اور دوسری یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن پھرنے والے بکریوں کے اِن نادار چرواہوں کو دیکھو گے کہ لوگوں کے سردار ہیں اور بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہیں[8]۔ اُس نے پوچھا: یارسول اللہ، یہ بکریوں کے چرواہے اور یہ بھوکے، نادار ننگے پاؤں پھرنے والے کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: یہی عرب[9]۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ اِس گفتگو کے بعد وہ شخص چلا گیا، لیکن میں کچھ دیر ٹھیرا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر، جانتے ہو، یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو سنو، یہ جبریل تھے، یہ تمھیں تمھارا دین سکھانے کے لیے تم لوگوں کے پاس آئے تھے[10]۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ یعنی نہایت ادب کے ساتھ، جس طرح بزرگوں کے سامنے بیٹھا جاتا ہے۔

۲۔ 'اسلام' کا لفظ یہاں اُس دین کے ظاہر کے لیے استعمال ہوا ہے جس کی دعوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دی ہے۔ یعنی اُن چیزوں کے لیے جن کا اظہار آپ پر ایمان لانے والا کوئی شخص اپنے عمل سے کرتا ہے اور دوسروں سے ممتاز اپنی ایک الگ حیثیت میں اسلام کا ماننے والا یا مسلمان کہلاتا ہے۔

۳۔ یہ ایمان لانے کے بعد لوگوں کے سامنے اِس حقیقت کا اظہار ہے کہ کسی شخص نے خدا کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر لیا ہے۔ چنانچہ اب نہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرائے گا اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت سے انحراف کی جسارت کرے گا، کیونکہ اُس نے آپ کو خدا کا رسول مان لیا ہے۔

۴۔انسان کی زندگی میں اسلام کا ظہور اِنھی پانچ چیزوں سے ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض روایتوں میں اِنھیں اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ اسی حیثیت سے اِن کی تاکید کی گئی ہے۔ اِن کے بارے میں کسی بحث ونزاع کی گنجایش بھی نہیں ہے، اِس لیے کہ یہ مسلمانوں کے اجماع اور تواترعملی سے منتقل ہوئی ہیں اور ہر لحاظ سے ثابت ہیں، لہٰذا کسی مسلمان کو اِن سے انحراف کی جسارت نہیں کرنی چاہیے۔

۵۔اسلام کے ایمانیات یہی ہیں اور اسی وضاحت کے ساتھ قرآن میں بھی بیان ہوئے ہیں۔ اِن میں کوئی کمی بیشی یا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا۔جن لوگوں نے اِن کے ساتھ بعض دوسری چیزوں کو عقائد کی فہرست میں شامل کیا ہے، اُنھوں نے اللہ ورسول کے مقابل میں اپنی بات کہنے کی جسارت کی اور دین میں تفرقے کی بنیاد رکھی ہے جس سے ہر مسلمان کو خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔

۶۔یعنی اِس بات کو کہ جو بھلائی یا برائی بھی انسان کو پہنچتی ہے، اللہ کے اذن سے پہنچتی ہے۔ یہ ایمان باللہ ہی کی فرع ہے۔ اِسے خاص طور پر اس لیے نمایاں کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارے تعلق کے تمام باطنی مظاہر، مثلاً ذکر، شکر، تقویٰ، اخلاص، توکل، تفویض اور تسلیم ورضا اِسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ انسان کی شخصیت میں اللہ پر اُس کے ایمان کا حقیقی ظہور اِسی حقیقت پر ایمان سے ہوتا ہے۔ یہ ایمان نہ ہو تو جن چیزوں کا ذکر ہوا، اُن میں سے کوئی چیز بھی ظہور میں نہیں آسکتی، دراں حالیکہ یہی چیزیں ایمان کا جمال وکمال ہیں۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۷۔احسان کے لغوی معنی کسی کام کو اُس کے بہترین طریقے پر کرنے کے ہیں۔ یہ اُس رویے کا بیان ہے جو دین پر عمل کرنے والوں کو اپنے عمل میں اختیار کرنا چاہیے۔ سورۂ بقرہ (۲) کی آیت ۱۱۲ 'مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ' ''اپنی ہستی جن لوگوں نے اللہ کے سپرد کر دی اور وہ خوبی کے ساتھ عمل کرنے والے ہیں'' اور اِس مضمون کی دوسری آیات میں متعدد مقامات پر قرآن نے اِس کی تاکید فرمائی ہے۔

یہاں یہ واضح رہے کہ یہ دین پر عمل کا کوئی درجہ نہیں ہے، بلکہ عمل کے لیے اصلی مطلوب رویہ ہے۔ یہ رویہ کسی شخص میں اُس وقت پیدا ہوتا ہے، جب وہ خدا کو سمیع وبصیر اور اپنے شب وروز پر ہر لحظہ نگران سمجھ کر اُس کے احکام پر عمل کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات نہایت سادہ، مگر بلیغ اسلوب میں بیان فرما دی ہے۔قرآن میں جگہ جگہ اِسی بنا پر خدا کے حاضر وناظر ہونے کی یاددہانی کی گئی ہے۔ اِس رویے کی تربیت مقصود ہو تو فہم وتدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔ یہی خدا کا بتایا ہوا سلوک ہے۔ اِس کے لیے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۔یہ دوسری علامت تو بالکل واضح ہے۔ پچھلی صدی میں اِس کا ظہور سرزمین عرب میں ہر شخص بہ چشم سر دیکھ سکتا

ہے۔ پہلی علامت کا مصداق متعین کرنے میں، البتہ لوگوں کو دقت ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک اُس کا مفہوم بھی واضح ہے۔ اُس سے مراد ایک ادارے کی حیثیت سے عالمی سطح پر غلامی کا خاتمہ ہے۔ اِس مدعا کو ادا کرنے کے لیے یہ کس قدر خوب صورت تعبیر ہے، اِس کا اندازہ ہر صاحب ذوق کر سکتا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ یہ واقعہ بھی ٹھیک اُسی زمانے میں ہوا ہے، جب سرزمین عرب کے چرواہے اپنی دنیا تبدیل کر رہے تھے۔ اِس لحاظ سے یہ پیشین گوئی قرب قیامت کا زمانہ بالکل متعین کر دیتی ہے۔

۹۔ بعض روایتوں میں اِس جگہ 'الْعُرَيْب' بھی ہے جو 'الْعَرَب' کی تصغیر ہے، یعنی یہی بے نوا عرب۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا جو دین قرآن وسنت کی صورت میں دیا گیا ہے، اُس کی شرح و وضاحت ہمارے لیے دین کے علما کرتے ہیں۔ یہی خدمت دین کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے عالم، بلکہ علما کے امام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے لیے انجام دی تھی۔ اِس کے لیے سوال و جواب کا طریقہ سب سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اِس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دین سے متعلق بعض بنیادی حقائق کی تفہیم کے لیے آپ نے یہی طریقہ اختیار فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے ایما سے جبریل امین انسانی صورت میں آپ کے پاس آئے اور وہ سوالات کیے جو اوپر مذکور ہیں۔ یہ آخر میں آپ نے خود وضاحت فرما دی ہے کہ وہ اِسی مقصد سے آئے تھے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۱۲ سے لیا گیا ہے اور اِسے درج ذیل صحابہ نے روایت کیا ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۸۲۔ بعض روایات، مثلاً سنن نسائی، رقم ۴۹۳۱ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہی بات اِس طرح نقل ہوئی ہے: ایک شخص آیا جس کا چہرہ سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت اور جس کے بدن کی خوشبو سب سے بہتر تھی۔ اُس کا لباس اِس قدر صاف تھا، گویا میل نے چھوا تک نہ ہو۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۱۸۲۔

۴۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۔

۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۶۸۰۔

۶۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۳۶۵ میں یہ بات اِن الفاظ میں بیان ہوئی ہے: وہ قریب ہوا، یہاں تک کے اُس کے دونوں گھٹنے آپ کے گھٹنوں کو چھونے لگے۔

۷۔ السنن الصغریٰ، بیہقی رقم ۷۔ بعض روایتوں، مثلاً نسائی کی السنن الصغریٰ، رقم ۴۹۳۱ میں اِس کے بعد یہ الفاظ ہیں: 'ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ عَلٰی رُکْبَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' ''پھر اُس نے اپنے ہاتھ رسول اللہ کے گھٹنوں پر رکھ دیے''۔ ہم نے اِسے قبول نہیں کیا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوسری روایتوں میں 'فخذیه' کی ضمیر کا مرجع بعض راویوں نے غلطی سے آپ کو سمجھا اور اپنے فہم کے مطابق اُسے کھول دیا ہے۔ ہمارے نزدیک صحیح بات وہی ہے جو اوپر ہم نے متن میں اختیار کی ہے کہ آنے والے نے دوزانو بیٹھ کر اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیے، جس طرح نماز میں رکھ کر بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ مروزی کی تعظیم قدر الصلاۃ، رقم ۳۸۲ میں صحابہ کا یہ تاثر بھی نقل ہوا ہے کہ ہم نے اُس شخص سے زیادہ آپ کی تعظیم کرنے والا نہیں دیکھا۔ گویا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری طرح واقف تھا۔

۸۔ بعض روایات، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۴۹ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس جگہ 'أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَیْئًا' ''اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤ'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ رویانی کی مسند، رقم ۱۴۳ میں یہاں 'أَنْ تُقِیْمَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ' ''اسلام یہ ہے کہ تم اپنا رخ سیدھا اللہ کی طرف کر لو'' کے الفاظ ہیں۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۴۴۲۹ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: 'أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ' ''اور ایمان لاؤ اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر اور اُس کے پیغمبروں پر''۔ بعض روایات، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۳ میں اُنھی سے لفظ 'کُتُبِهِ' مفرد بھی نقل ہوا ہے۔

۹۔ بعض روایات، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۳ میں اِس جگہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے 'الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَالزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ' ''فرض نماز اور لازمی زکوٰۃ'' کے الفاظ منقول ہیں۔ اِسی طرح بعض روایتوں، مثلاً صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱ میں یہاں 'تَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ' ''تم عمرہ کرو، غسل جنابت کرو اور پورا وضو کرو'' کا اضافہ ہے۔ یہ اضافے ہم نے قبول نہیں کیے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات یہاں کیے گئے ہیں، وہ ایمان و اسلام کے مبادی سے متعلق ہیں اور آپ نے اُن کے جوابات بھی اِسی مناسبت سے دیے ہیں۔ اِن میں اس طرح کی تفریعات بیان نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ موقع کلام اِس سے ابا کرتا ہے کہ جبریل امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سے پوچھیں کہ اسلام کیا ہے، اور آپ اُس کے جواب میں غسل جنابت اور اتمام وضوجیسی چیزوں کا ذکر کریں۔

۱۰۔ اسلام کے یہی مبادی بعض دیگر روایات میں بھی صراحت سے نقل ہوئے ہیں۔ مثلاً سنن ترمذی، رقم ۲۶۰۹ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ' ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اِس بات کی گواہی پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، اور اِس پر کہ نماز کا اہتمام کیا جائے، زکوٰۃ ادا کی جائے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے جائیں اور بیت اللہ کا حج کیا جائے''۔

۱۱۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۸۰۸ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہاں اِن الفاظ کا اضافہ ہے: 'قَالَ: فإذا فَعَلْتُ ذالك فقد أَسْلَمْتُ؟ قَالَ: إذا فَعَلْتَ ذالك فقد أَسْلَمْتَ' ''اُس نے پوچھا: پھر اگر میں یہ کروں تو کیا میں اسلام پر ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگر تم یہ کرو گے تو یقیناً اسلام پر ہو گے''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۲۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۹۸۳۵ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے بعد یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'وَالْمَوْتِ، وَالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْجَنَّةِ، وَالنَّارِ، وَالْحِسَابِ' ''اور موت اور اُس کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھو اور جنت، جہنم اور یوم حساب پر بھی''۔ بعض روایات، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۴۴۹۹ میں اُنھی سے 'وَلِقَائِهِ' ''اور اُس سے ملاقات پر'' کا اضافہ ہے۔ سنن نسائی، رقم ۵۶۸۰ میں یہ الفاظ بھی ہیں: 'وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ، حُلْوِهِ وَ مُرِّهِ' ''اور تقدیر کے خیر و شر اور اُس کے تلخ و شیریں پر''۔ بعض روایات، مثلاً سنن ترمذی رقم ۲۰۷۱ میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اُس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے: وہ اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، اور وہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور تقدیر پر بھی ایمان رکھے۔

۱۳۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۸۰۸ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اِس جگہ یہ اضافہ منقول ہے: 'قَالَ: فإذا فَعَلْتُ ذالك فقد آمَنْتُ؟ قَالَ: إذا فَعَلْتَ ذالك فقد آمَنْتَ' ''اگر میں یہ کروں گا تو کیا میں مومن ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم یہ کرو گے تو یقیناً ایمان پر ہو گے''۔

۱۴۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۸۲ میں یہاں 'تَعْبُدَ اللّٰهَ' ''تم اللہ کی عبادت کرو'' کے بجائے 'تَعْمَلَ

لِلّٰہِ '' ''تم اللہ کے لیے عمل کرو'' کے الفاظ ہیں۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۴ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہاں 'أَنْ تَخْشَى اللّٰہَ' ''تم اللہ سے ڈرو'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ اسی طرح بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۵۶۹۸ میں اِس کے بعد یہ اضافہ ہے: 'فإذا فَعَلتُ ذالك فأنا محسن؟ قَالَ: نعم' ''اگر میں یہ کروں تو کیا میں خوبی کے ساتھ عمل کرنے والا ہو جاؤں گا؟ اُنھوں نے فرمایا: ہاں''۔

۱۵۔ بعض روایات، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۴ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے بعد یہ الفاظ بھی نقل ہوئے ہیں: 'فِی خَمْسٍ مِنَ الْغَیْبِ، لَا یَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَرَأَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ' ''یہ اُن پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے، پھر آپ نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی: قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ (دیکھتے نہیں ہو کہ) وہی بارش برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہوتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں مرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی علیم و خبیر ہے''۔ ہم نے اِسے قبول نہیں کیا، اِس کی وجہ یہ ہے کہ روایت کے تمام طریقوں کا استقصا کیا جائے تو یہی بات قرین صواب معلوم ہوتی ہے کہ یہ بعد کے راویوں کا ادراج ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۶۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۶۹۷ میں اِس جگہ 'أَمَارَاتِهَا' ''اس کی نشانیاں'' آیا ہے۔ مسند احمد، رقم ۲۸۰۸ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہاں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'ولكنْ إن شئتَ حدثتُك بمعالمَ لَها دُونَ ذلك، قالَ: أجل یاَ رسولَ اللّٰہ' ''لیکن اگر تم چاہتے ہو تو میں اُس کی نشانیاں تمھیں بتا دیتا ہوں جو اُس سے پہلے نمودار ہوں گی۔ اُس نے کہا: ضرور یا رسول اللہ''۔ سنن نسائی، رقم ۴۹۹۱ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس جگہ یہ الفاظ منقول ہیں: 'قال: یا محمد، أَخبِرْنِی، مَتَی السَّاعَةُ؟ قال: فنَكَسَ، فلم یُجِبْهُ شیئًا، ثُمَّ أَعَادَ فلم یُجِبْهُ شیئًا، ثُمَّ أَعَادَ فلم یُجِبْهُ شیئًا، وَرَفَعَ رَأْسَهُ فقال' ''اُس نے پوچھا: اے محمد، مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی؟ راوی کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اُس نے سوال دہرایا تو آپ پھر خاموش رہے۔ اُس نے پھر پوچھا تو اِس بار بھی آپ خاموش رہے۔ اِس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا''۔

۱۷۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۴۹ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس جگہ یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا' ''جب لونڈی اپنے مالک کو جن دے گی''۔ صحیح مسلم، رقم ۱۳ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہاں

'ربَّها' کے بجاے 'بَعۡلَها' کا لفظ منقول ہے۔ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۴۴۹۹ میں اُنھی سے ''رَبَّتھا'' کا لفظ بھی روایت ہوا ہے۔

۱۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۳ میں اِس جگہ 'اِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهۡمِ فِي الْبُنۡيَانِ' ''جب یہ چرواہے آپس میں مقابلہ کریں گے'' کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ صحیح مسلم، رقم ۱۴ میں اُنھی سے یہاں: 'الصُّمَّ الْبُكۡمَ' ''گونگے بہرے'' کا اضافہ نقل ہوا ہے۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۸۰۸ میں اِس جگہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'الْحُفَاةُ الْجِيَاعُ' ''ننگے پاؤں اور بھوکے''۔ صحیح بخاری، رقم ۴۹ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے 'رُعَاةُ الْإِبِلِ' ''اونٹوں کے چرواہے'' کے الفاظ منقول ہیں۔

۱۹۔ صحیح مسلم، رقم ۱۳۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۴ میں یہاں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے 'مُلُوكَ الْأَرۡضِ' ''دنیا کے بادشاہ'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۲۰۔ مسند احمد، رقم ۲۸۰۸۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۲۱۔ بعض روایات، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۴۴۹۹ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'ثُمَّ انۡصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا، فَلَمۡ يَرَوۡا شَيۡئًا، فَقَالَ: هَذَا جِبۡرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمۡ' ''پھر وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اُسے میرے پاس لے آؤ۔ لوگ اُسے تلاش کرنے نکلے، مگر وہ اُنھیں نہیں مل سکا۔ اِس پر آپ نے فرمایا: یہ جبریل امین تھے جو لوگوں کو اُن کے دین کی تعلیم دینے آئے تھے''۔ مسند احمد، رقم ۳۶۵ میں اِس کے بعد یہ الفاظ ہیں: اِس موقع کے سوا یہ جس موقع پر بھی آئے ہیں، میں نے اِنھیں پہچان لیا ہے۔ بعض روایات، مثلاً مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۱۳۵ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس جگہ یہ الفاظ منقول ہیں: 'وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ، مَا أَنَا بِأَعۡلَمَ بِهِ مِنۡ رَجُلٍ مِنۡكُمۡ وَإِنَّهُ لَجِبۡرِيۡلُ جَاءَكُمۡ لِيُعَلِّمَكُمۡ فِيۡ صُوۡرَةِ دَحۡيَةَ الۡكَلۡبِيِّ' ''اُس ذات کی قسم جس نے محمد کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں بھی اُتنا ہی جانتا ہوں جتنا تم میں سے کوئی شخص جان سکتا ہے۔ یہ دراصل جبریل امین تھے جو دحیہ کلبی کی صورت میں تمھاری تعلیم کے لیے آئے تھے''۔ یہ اضافہ بھی ہم نے قبول نہیں کیا، اِس کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا عمر کی روایت میں 'لَا يَعۡرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ' ''ہم میں سے کوئی اُسے نہیں جانتا تھا'' کے الفاظ اِس سے اِبا کرتے ہیں۔ بالبداہت واضح ہے کہ یہ دونوں باتیں ایک ہی جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

صحیح مسلم، رقم ۲۱۔ سنن ابی داؤد، رقم ۷۷۰۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۶۔ مسند احمد، رقم ۱۸۲۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۷۰۔ سنن الدار قطنی، رقم ۲۳۷۷۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۷۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِسے جن کتابوں میں نقل کیا گیا ہے، وہ یہ ہیں:

صحیح بخاری، رقم ۴۹۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۹۳۱۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۶۳۔ مسند احمد، رقم ۸۹۱۲۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۰۹۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۷۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۱۳۵۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ صرف مسند البزار، رقم ۱۲۴۵۴ میں اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ مسند احمد، رقم ۱۶۸۳۴، ۱۷۱۶۵ میں منقول ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اِس کو مسند احمد، رقم ۲۸۰۸، مسند البزار، رقم ۶۸۱ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۹۳۱ اور مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۱۳۵ میں نقل کیا گیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

المصادر والمراجع

البخاری، محمد بن إسماعیل. (١٤٠٧هـ /١٩٨٧م). **الجامع الصحیح**. ط٣. تحقیق: مصطفٰی دیب البغا. بیروت: دار ابن کثیر.

أبو سلیمان حمد بن محمد الخطابی. (١٤٠٩هـ/١٩٨٨م). **أعلام الحدیث**. (شرح صحیح البخاری). ط ١. تحقیق: محمد بن سعد بن عبد الرحمٰن آل سعود. مرکز النخب العلمیة.

ابن بطال أبو الحسن. (١٤٢٣هـ / ٢٠٠٣م). **شرح صحیح البخاری**. ط ٢. تحقیق: أبو تمیم یاسر بن إبراهیم. الریاض: مکتبة الرشد السعودیة.

الترمذی، محمد بن عیسى الترمذی. (د.ت). **جامع الترمذی**. ط١. تحقیق: أحمد محمد شاکر وآخرون. بیروت: دار إحیاء التراث العربی.

النسائی، أحمد بن شعیب. (١٤٠٦هـ /١٩٨٦م). **سنن النسائی الصغرٰی**. ط ٢. تحقیق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مکتب المطبوعات الإسلامیة.

ابن ماجه، ابن ماجة القزوینی. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی.

بیروت: دار الفکر.

أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی.(د.ت). **مسند أحمد بن حنبل.** ط ١. بیروت: دار إحیاء التراث العربی.

ابن خزیمه، محمد بن إسحاق بن خزیمة. (١٣٩٠هـ/١٩٧٠م). **صحیح ابن خزیمة.** ط١. تحقیق: محمد مصطفٰی الأعظمی. بیروت: المکتب الإسلامی.

ابن حبان، أبو حاتم ابن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحیح ابن حبان.** ط٢. تحقیق:شعیب الأرنؤوط. بیروت: مؤسسة الرسالة.

النسائی. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الکبرٰی للنسائی.** ط١. تحقیق: عبد الغفار سلیمان البنداری، سید کسروی حسن. بیروت: دار الکتب العلمیة.

البیهقی، أحمد بن الحسین البیهقی. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الکبرٰی للبیهقی.** ط١. تحقیق: محمد عبد القادر عطا. مکة المکرمة: مکتبة دار الباز.

إسحاق بن راهویه. (١٩٩٥م). **مسند اسحاق بن راهویه.** ط١. تحقیق: عبد الغفور عبد الحق حسین بر البلوشی. المدینة المنورة: دار النشر مکتبة الإیمان.

ابن ابی شیبة. (١٤٢٥هـ/٢٠٠٤م). **مصنف.** ط١. تحقیق: حمد بن عبد اللّٰه الجمعة، محمد بن إبراهیم اللحیدان. الریاض: المملکة العربیة السعودیة.

أبو زکریا محیی الدین النووی. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج.** ط ٢. بیروت: دار إحیاء التراث العربی.

أبو عبد اللّٰه، جمال الدین. (١٤٠٥هـ). **شواهد التَّوضیح وَالتَّصحیح لمشکلات الجامع الصَّحیح.** ط ١. تحقیق: الدکتور طٰهٰ مُحسِن. مکتبة ابن تیمیة.

علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی. (١٣٧٩هـ). **فتح الباری شرح صحیح البخاری.** (د.ط). تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی. بیروت: دار المعرفة.

بدر الدین العینی.(د.ت). **عمدة القاری شرح صحیح البخاری.** (د.ط).بیروت: دار إحیاء التراث العربی.

www.al-mawrid.org
www.javedahmedghamidi.com

داؤد بن الجارود الطیالسی . (۱٤۱۹هـ /۱۹۹۹م). **مسند أبی داؤد الطیالسی**. ط۱. الدکتور محمد بن عبد المحسن الترکی. مصر: دار ھجر.

جلال الدین السیوطی. (۱٤۱٦هـ/ ۱۹۹٦م). **الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج** . ط ۱. تحقیق: أبو اسحق الحوینی الأثری. السعودیة: دار ابن عفان للنشر والتوزیع.

عبد اللّٰہ بن حمد العباد البدر. (۱٤۲٤هـ/ ۲۰۰۳م). **شرح حدیث جبریل فی تعلیم الدین**. ط۱. الریاض: مطبعة سفیر.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحیح المسلم**. ط۱. تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی. بیروت: دار إحیاء التراث العربی.

محمد القضاعی الکلبی المزی. (۱٤۰۰هـ/۱۹۸۰م). **تھذیب الکمال فی أسماء الرجال**. ط ۱. تحقیق: بشار عواد معروف. بیروت: مؤسسة الرسالة.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com